عورت کے حقوق — یتیم کے حقوق

مسلمان کے حقوق — پڑوسی کے حقوق

مہمان کے حقوق — فقرا اور مساکین کے حقوق

سونے والے کے حقوق — بیمار کے حقوق

بڑھاپے کے حقوق — میت کے حقوق۔

ابتدا میں فاضل مولف نے تقدیم کے تحت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تقسیم سے گفت گو کا آغاز کیا ہے اور دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام نے حقوق کو بہت وسعت عطا کی ہے۔ فاضل مولف نے یہ بھی بتایا ہے کہ اسلام نے ان حقوق کی درجہ بندی کی ہے اور حقوق کے سلسلے میں انسانی رشتوں کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد مولف نے انسانی حقوق کی مختلف انسانی تحریکوں کا مختصر ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان تحریکوں سے صدیوں پہلے نبی کریم ﷺ انسانیت کو اس کے مقام سے روشناس کرا چکے تھے۔

فاضل مولف کا شمار بزرگ محققین اور اہل قلم میں ہوتا ہے، ان کی یہ کتاب سلیقے اور حسن ترتیب کے ساتھ منظر عام پر آئی ہے اور اپنے موضوع کا جامعیت کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔ فاضل مولف کا اسلوب عالمانہ مگر انتہائی سادہ ہے اور انہوں نے ہر بات قرآن وسنت سے مکمل حوالے کے ساتھ بیان کی ہے۔

کتاب معیار تحقیق کے ساتھ ساتھ حسن طباعت کی اضافی خوبی کے شائع ہوئی ہے اور لائق مطالعہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نام کتاب: گنبد خضریٰ کے سائے میں

مولف: مولانا سمیع الحق

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوھریرہ، خالق آباد ضلع نوشہرہ

صفحات: ۲۵۶

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

زیرنظر کتاب مولانا سمیع الحق کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے آج سے پینتالیس، پچاس

برس قبل حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر وہاں سے اپنے والد محترم مولانا عبدالحق سمیت دیگر اہل علم کی خدمت میں تحریر کئے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی یادداشتیں نوٹس کی شکل میں بھی محفوظ کی تھیں، جو ان خطوط کو ترتیب دیتے وقت انہیں میسر نہ آسکیں، جس کے سبب ان ہی خطوط پر اکتفا کیا گیا ہے۔

یہ خطوط کہنے کو تو خطوط ہی ہیں مگر کافی مفصل اور گوناگوں تفصیلات سے مزین ہیں۔ ان خطوط کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس عہد میں حرمین شریفین کی حاضری کی کیا نوعیت تھی، اس زمانے میں زائرین کو پیش آنے والے مسائل کیا ہوتے تھے، اور سہولتوں کے فقدان اور برکات وانوار کی فراوانی کا کیا عالم تھا۔ مولف نے اپنے خطوط کے ساتھ ساتھ کتاب میں اپنے والد مولانا عبدالحق کے اپنے نام خطوط بھی شامل کئے ہیں۔

ان خطوط سے جہاں ایک جانب مولف کے مزاج اور ذوق کا علم ہوتا ہے، وہیں بہت سی تفصیلات بھی سامنے آتی ہیں جو تاریخ حرمین شریفین اور مطالعہ مقامات سیرت کے حوالے سے بھی افادیت کی حامل ہیں، مثلاً بیر غرس، مسجد شمس، مسجد فتح وغیرہ کا جو تذکرہ ان خطوط میں شامل ہے وہ معلومات میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ بیر غرس کا ذکر کرتے ہوئے مولانا سمیع الحق لکھتے ہیں:

> یہاں سے قریہ قربان اور بستان غرس ہوکر بیر غُرس گئے، جس کے مبارک اور پاک پانی سے حضور اقدس ﷺ کی وفات پر ان کے جسم اطہر کو غسل دیا گیا تھا، کنویں کو صاحب معالم الھجرہ اور آثار مدینہ کی تفصیل کے مطابق پایا۔ غربی جانب کی سیڑھیوں سے ہوکر ہم کنویں میں اترے۔ سیڑھیاں تیرہ ہیں۔ اب کنواں معطل اور خشک ہے مگر مشرقی جانب کے چشمہ یا کنویں کے سوتوں کا پانی جمع ہوگیا ہے، ہم نے کنویں کے اندر اس پانی سے وضو کیا، دل ودماغ اور آنکھوں کو بھی اس پانی سے تر کیا۔ اس کنویں کو تو اپنی قسمت پر دنیا بھر کے کنوؤں پر ناز کرنے کا حق ہے، کنویں کی منڈھیر سے موجود خشک عمق تک تیس لائنیں میں نے گنیں۔ سیڑھیاں شمال کے کونے سے قبلہ رخ اترتی ہیں، پانچ سیڑھیاں اترنے کے بعد پھر مغرب کی طرف سے سیڑھیاں جاتی ہیں۔ کتابوں میں کنویں کے مشرق شمال میں جس چھوٹی سی مسجد کا ذکر ہے، وہ اب ویران ہے مگر دیواریں موجود ہیں ہم نے اس میں دوگانہ پڑھے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ زیارات مقدسہ کی برکات سے نوازدے۔ (ص ۱۴۰)